9061-کیاوتروں کی دعاء واجب ہے اوراگریادنہ ہوتوکیاپڑھے ؟

سوال

مجھے دعائیں یادکرنے میں مشکل پیش آتی ہے ، مثلاوترکی دعا ، میں اس کے بدلے وترمیں کوئی سورۃ پڑھتا کرتا تھا ، لیکن جب مجھے یہ علم ہواکہ یہ فرض ہے تومیں نے اسے یادکرنے کی کوشش کی اورنمازمیں کتاب سے دیکھ کرپڑھنی شروع کردی اوریہ کتاب میری ایک جانب میزپررکھی ہوتی تھی اورمیرارخ قبلہ کی طرف ہی رہتا ہے توکیاایساکرناجائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

1-نمازوترمیں وتروں کی دعاء کتاب یاورقہ سے دیکھ کرپڑھنے میں کوئی حرج نہیں ، حتی کہ آپ اسے یادکرلیں اوریادکرنے کے بعداسے زبانی ہی پڑھاکریں ، اسی طرح جوحافظ نہ ہواس کے لیے نفلی نمازمیں قرآن مجید سے دیکھ کرقرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں .

شیخ ابن بازرحمہ اللہ تعالی سے نمازتراویح میں قرآن مجید دیکھ کرپڑھنے کے حکم اورکتاب وسنت میں اس کی دلیل کے متعلق دریافت کیا گیا ؟

توان کا جواب تھا :

رمضان المبارک کے قیام میں قرآن مجید دیکھ کرقرآت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں مقتدیوں کوساراقرآن سنایاجاسکتا ہے ، اوراس لیے بھی کہ کتاب وسنت کے شرعی دلائل نمازمیں قرآن مجید کی قرآت پردلالت کرتے ہیں ، اوریہ دلائل قرآت میں عام ہے چاہے وہ قرآن مجید دیکھ کرکی جائی یازبانی ، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام ذکوان کوحکم دیاکہ وہ رمضان کا قیام کروائيں اوروہ قرآن مجید سے دیکھ کرقرآت کرتے تھے ، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اسے تعلیقااوربالجزم روایت کیا ہے .

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (155/2) .

2-دعاء قنوت میں یہ واجب نہیں وہ بعینہ انہی الفاظ میں کی جائے بلکہ نمازکے لیے اس کے علاوہ دوسرے الفاظ یااس میں کمی وزیادتی کرنی جائز ہے ، بلکہ اس نے کوئی ایسی آیت پڑھ لی جس میں دعاء ہوتومقصد پوراہوجائے گا .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

آپ کومعلوم ہوناچاہیے کہ صحیح مذہب کے مطابق قنوت میں کوئی دعا متعین نہیں ، اس لیے کوئی بھی دعاء کرلی جائے توقنوت ہوجائے گی ، چاہے قرآن مجید کی ایک یاکئی آیات پڑھ لی جائے جودعاپرمشتمل ہوتوقنوت ہوجائے گی ، لیکن افضل یہ ہے کہ وہ دعاء پڑھی جائے جوسنت میں وارد ہے .

دیکھیں : الاذکارالنوویۃ (50) .

3-اورسائل کرنے والے بھائی نے جویہ بیان کیا ہے کہ وہ دعاء قنوت کے بدلے قرآن کی تلاوت کرتا تھا ، بلاشک ایسانہیں کرناچاہیے ، کیونکہ قنوت کا مقصد دعاء ہے ، اسی لیے اگریہ آیات دعاء پرمشتمل ہوتواس کی قرآت کرکے قنوت کرناجائے ہے :

مثلافرمان باری تعالی :

.{ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب}.

اے ہمارے رب ہمیں ہدایت نصیب کرنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا، اور اپنی جانب سے ہم پر رحمت فرما بلاشبہ تو ہی ہبہ کرنے والا ہے. آل عمران (8)

4-اور سائل کا یہ کہنا کہ قنوت فرض ہے، یہ صحیح نہیں بلکہ قنوت سنت ہے، اس لیے اگر کوئی شخص قنوت نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

رمضان المبارک میں رات کے قیام میں نماز وتر میں دعاء قنوت کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا اسے چھوڑنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

نماز وتر میں دعاء قنوت سنت ہے، اور اگر بعض اوقات نہ بھی کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور یہ بھی سوال کیا گیا :

ہر رات وتر میں مسلسل قنوت کرنے والے کے متعلق کیا حکم ہے، اور کیا یہ سلف صالحین سے منقول ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ سنت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کو وتر کی دعا سکھائی تو انہیں بعض اوقات ترک کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی مسلسل کرنے کا حکم دیا، جو کہ دونوں کام کرنے کے جواز کی دلیل ہے.

اور اسی لیے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ جب وہ صحابہ کرام کو مسجد نبوی میں نماز پڑھایا کرتے تھے تو بعض اوقات اور راتوں کو وتر میں قنوت نہیں کرتے تھے، اور ہو سکتا ہے یہ اس لیے تھا کہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ فرض اور واجب نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (159/2).

واللہ اعلم.